50629-ایک لڑکی سے شادی کرنے کی نذر مانی اور پھر نذر پوری نہ کرسکا

سوال

میں نے اللہ تعالی کے لیے نذرمانی کہ میں اس لڑکی کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرونگا، اور اگر اس کے علاوہ کسی اور سے شادی کی تو تین ماہ کے روزے رکھوں گا، اور پھر میں یہ نذر پوری نہ کرسکا، اور نہ ہی میرے پاس ہر روز فقراء کو دینے کے لیے رقم ہے، اس کا حل کیا ہے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان کو نذر ماننے سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا :

" یہ کسی چیز کو واپس نہیں لاتی، بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (32724) اور (36800) کے جوابات کا ضروری مطالعہ کریں.

دوم :

علماء رحمہم اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ نذر کی کئی ایک قسمیں ہیں : ان میں ایک نذر تو یہ ہے جس سے قسم مراد لی جاتی ہے، اور وہ نذر یہ ہے کہ اس سے کسی فعل کو کرنے یا کسی چیز سے اجتناب کرنے پر ابھارنا مقصود ہوتا ہے.

اس نذر کو پورا نہ کیا جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ یا تو نذر مانی گئی چیز کو پورا کرے اور یا قسم کا کفارہ ادا کرے، یعنی دونوں میں سے کوئی ایک اختیار کرسکتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں :

" جب نذر قسم کے طور پر ہو، وہ اس طرح کہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو کسی چیز سے منع کرے، یا کسی چیز پر ابھارے : مثلا وہ یہ کہے کہ : اگر میں نے زید سے کلام کی تو مجھ پر اللہ کے لیے حج، یا مال کا صدقہ، یا ایک برس کے روزے، تو یہ قسم کے زمرے میں آتا ہے.

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ اس نے جس پر قسم کھائی ہے اسے پورا کرے تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا، اور یا پھر قسم توڑ دے اور جس کی نذر مانی ہے وہ کرلے، یا قسم کا کفارہ ادا کردے، اور اسے جھگڑالو اور غضب کی نذر کا نام دیا جاتا ہے، اور اس پر اس کا پورا کرنا متعین نہیں ہوتا..

یہ عمر، ابن عباس اور ابن عمر، عائشہ، حفصہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہی کہنا ہے. اھ مختصرا

دیکھیں : المغنی لابن قدامۃ المقدسی (461/13).

اور جوظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ کی نذر یہ تھی کہ اگر اس لڑکی سے شادی نہ کی تو تین ماہ کے روزے رکھوں گا، یہ بھی اسی قسم کی نذر ہے کیونکہ آپ اس سے اپنے آپ کو اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنے پر ابھار رہے تھے اور قسم کا معنی بھی یہی ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (45889) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور قسم کا کفارہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں مذکور ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر مؤاخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو}۔ المآئدۃ (89).

اس کی مزید تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (45676) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جواب کا خلاصہ :

اگر آپ اس لڑکی سے شادی کرلیں تو آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، اور اگر نہ کریں تو پھر آپ کو اختیار ہے کہ اپنی نذر پوری کرتے ہوئے تین ماہ کے روزے رکھیں یا پھر قسم کا کفارہ ادا کر دیں.

واللہ اعلم.